(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

کا

جذبہ ایمان

Dedicated faithfulness
of
The Companions
of
The Holy Prophet Muhammad (P.B.H)

Language: Urdu

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج سے 14 سو سال قبل بطحاء کی سنگلاخ وادی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہدایت لے کر مبعوث ہوئے آپ پر ایمان لانے والوں کو دردناک مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے نام بگاڑے گئے۔ گندی گالیاں دی گئیں۔ جائیدادوں سے محروم کئے گئے گھروں سے بے گھر کئے گئے۔ اپنے قریبی رشتہ داروں اور عزیزوں سے علیحدہ کئے گئے۔ عورتیں اپنے خاوندوں اور بچوں سے الگ کر دی گئیں۔ جلتے انگاروں پر لٹایا گیا۔ عین دوپہر کے وقت گرم پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ زدوکوب کر کے لہولہان کر دیا گیا۔ بھوک اور پیاس میں مبتلا کئے گئے۔ سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ قید وبند کی صعوبتوں میں ڈالا گیا۔ انہیں قتل کیا گیا۔

غرضیکہ ہر قسم کا ظلم وستم روا رکھا گیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے مصائب وآلام کی چکی میں پسنے کے باوجود صبر واستقامت کے ایسے بے نظیر نمونے قائم کئے جو رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔

صحابہؓ کے اس عظیم الشان جذبہ ایمان کا تذکرہ آئندہ سطور میں کیا جاتا ہے۔

نام بگاڑنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کوئی شخص اسلام لاتا تو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ لیکن کفار اسے صابی کا نام دیتے اور صابی کے معنی ہیں بچوں جیسی جہالت اختیار کرنے والا (المنجد) چنانچہ حضرت عمرؓ نے جب اسلام قبول کیا تو کفار نے کہا عمر بن خطاب صابی ہو گیا ہے۔

(السیرۃ النبویۃ از سید احمد زینی برحاشیہ سیرۃ الحلبیہ جلد ا صفحہ ۲۶۹ از علی بن برہان الدین الحلبی مطبوعہ مصر طبع ثالث ۱۳۵۱ھ)

آل یاسر کی قوت ایمانی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت یاسر اپنے بیٹے عمارؓ اور بیوی سُمیّہؓ کے ساتھ مسلمان ہو گئے۔ قبیلہ بنی مخزوم نے اس

سارے خاندان پر بے انتہا ظلم کئے اور ان کی زندگی موت سے بدتر کر دی۔ ایک دفعہ اس سارے گھرانے کو تکلیف دی جا رہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا آپ نے فرمایا۔

"اے آل یاسر صبر سے کام لو اور خوش ہو جاؤ کیونکہ اللہ تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہے"۔

حضرت یاسرؓ کو مکہ کی شدید گرمی میں پتھروں پر لٹا کر ایذا دی جاتی تھی آپ نے اس راہ میں اپنی جان قربان کر دی مگر اپنے ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

حضرت سُمیّہؓ کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ ابوجہل نے آپ کی شرمگاہ میں نیزہ مارا جس سے آپ شہید ہو گئیں اور اسلام کے نام پر شہید ہونے والی پہلی خاتون کہلائیں۔ حضرت عمارؓ کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے ایک دفعہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا آپؐ نے حضرت عمارؓ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا کی۔

"اے آگ عمارؓ کیلئے اسی طرح ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیمؑ کیلئے بنی تھی۔" (ایضاً صفحہ ۲۴۴۔۲۴۵)

سیدنا حضرت بلالؓ تپتی ریت پر

غلاموں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت بلالؓ تھے آپ کو بے انتہا تکالیف پہنچائی گئیں۔ ایمان لانے کے نتیجہ میں سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ریت پر لٹا کر آپ کے سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا۔ رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے اور آپ سے یہ مطالبہ کیا جاتا اسلام کو ترک کر دو اور خدا کی وحدانیت کا انکار کر دو اس دردناک حالت میں سیدنا حضرت بلالؓ کے منہ سے چیخوں اور آہوں کی بجائے اَحد، اَحد، اَحد کی آوازیں بلند ہوتی تھیں۔ یعنی اللہ ایک ہے وہ واحد ہے اور وہ یگانہ ہے۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ کو اس حالت میں دیکھا تو خرید کر آزاد کر دیا۔ (اسد الغابہ لابن اثیر جلد ا صفحہ ۲۰۶۔۲۰۷ ناشر مکتبہ اسلامیہ)

جسمانی تکالیف اور مالی نقصانات

حضرت خبابؓ ابتدائی اسلام لانے والے ایک غلام تھے آپ آہنگری کا کام کرتے تھے مشرکین مکہ انہی کی بھٹی سے انگارے نکال کر انہیں ان پر لٹا دیتے اور چھاتی پر پتھر رکھ دیتے تھے تاکہ آپ ہل نہ سکیں لوہے کی زرہ پہنا کر آپ کو دھوپ میں ڈال دیا جاتا۔ آپ کی مالکن (اُمّ نمار) سخت گرم لوہے سے آپ کے سر مبارک پر داغ دیتی تھی۔ عاص بن وائل پر آپ کی اُجرت باقی تھی ایمان لانے کی وجہ سے اس نے اُجرت دینے سے انکار کر دیا ان تمام مظالم اور مالی نقصانات کے باوجود آپ نے اپنے ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

(طبقات الکبریٰ جلد نمبر ۳۔ لابن السعد صفحہ ۱۶۴۔۱۶۷ مطبوعہ بیروت ۱۹۸۵ء)

خاندان بکھر گیا

حضرت ابوسلمہؓ مسلمان ہوئے تو قریش نے آپ پر بہت مظالم کئے یہاں تک کہ آپ نے مدینہ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اپنی بیوی حضرت ام سلمہؓ کے قبیلہ بنی مغیرہ کو علم ہوا تو انہوں نے حضرت ام سلمہؓ کو یہ کہہ کر زبردستی روک لیا ہم اپنے قبیلہ کی عورت کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دینگے۔

چنانچہ حضرت ابوسلمہؓ اکیلے مدینہ روانہ ہوئے جب حضرت ابوسلمہؓ کے قبیلہ بنو اسد کو خبر پہنچی تو انہوں نے اُمّ سلمہؓ سے ان کا شیر خوار بیٹا سلمہؓ یہ کہہ کر چھین لیا کہ یہ ہمارے قبیلہ کا فرد ہے اسے ہم تمہارے پاس نہیں رہنے دینگے اس طرح بیوی کو خاوند سے اور بیٹے کو ماں سے جدا کر دیا گیا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ

روزانہ صبح باہر نکل جاتی اور ویرانوں میں بیٹھ کر آنسو بہاتی رہتی اس طرح پورا ایک سال گزر گیا یہاں تک کہ بنو مغیرہ کے ایک آدمی کو رحم آ گیا اور ان کو بچہ واپس کر دیا گیا اور آپ اپنا بچہ لیکر مدینہ روانہ ہو گئیں۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۸ لابن اثیر ناشر مکتبہ اسلامیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قوت ایمانی

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ۱۵ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا جب ان کی والدہ کو بیٹے کے اسلام لانے کا علم ہوا تو سخت کبیدہ خاطر ہوئیں اور اپنے بیٹے سے یہ کہا کہ جب تک تم اس نئے دین کو نہیں چھوڑو گے میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور مسلسل تین دن تک اسی حالت میں رہیں لیکن حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ سے بے انتہا محبت کے باوجود غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا اور اپنی والدہ سے کہا اگر تیرے سینہ میں ہزار جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے ساری نکل جائیں تب بھی میں ایمان سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ حضرت سعدؓ کی غیر معمولی قوت ایمانی کو

دیکھ کر آخر آپ کی والدہ نے کھانا پینا شروع کر دیا۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۲ لابن اثیر مطبوعہ ۱۳۱۴ھ ناشر مکتبہ اسلامیہ)

نفع مند سودا

حضرت صہیب رومیؓ ابتدائی ایمان لانے والے ایک غریب صحابی تھے۔ ایمان کے نتیجہ میں انہیں بہت سی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ آخر تنگ آ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آ کر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لیکر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دینگے حضرت صہیبؓ نے کہا اگر یہ سارا مال تمہارے سپرد کر دوں تو کیا پھر جانے دو گے اس پر کفار راضی ہو گئے چنانچہ سارا مال ان کے حوالہ کر کے متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا صہیبؓ نے نفع بخش سودا کیا۔

(طبقات الکبیر جلد ثالث مطبع بریل مطبوعہ ۱۳۲۱ھ)

گھر سے نکالا گیا

حضرت عبداللہ ذوالبجادین ایک یتیم تھے اور اپنے چچا کے ہاں قیام کرتے تھے۔ چچا نے انہیں بہت سا مال و متاع دے رکھا تھا لیکن جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو چچا نے ان سے سارا مال چھین لیا یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی اتروا لئے وہ اپنی ماں کے پاس گئے جس نے انہیں ایک چادر دے دی انہوں نے چادر کے دو ٹکڑے کر کے ایک تہبند بنا لیا اور ایک قمیص کے طور پر اوڑھ لی اور اسی حالت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور نے ان دو چادروں کی وجہ سے انہیں ذوالبجادین کا لقب دیا۔

(اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۲۔۱۲۳ لابن اثیر ناشر مکتبہ اسلامیہ)

سوشل بائیکاٹ

چھ سال کے لمبے عرصہ تک مسلمانوں کو مسلسل تکلیفیں دینے کے باوجود جب کفار ان سے دولت ایمان نہ چھین سکے اور ان کی تعداد کم ہونے کی بجائے بڑھتی گئی تو ۷ نبوی میں کفار مکہ نے ایک متفقہ معاہدہ کے تحت مسلمانوں کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا اور یہ طے پایا کہ کوئی شخص ان سے لین دین نہیں کرے گا نہ انہیں کھانے پینے کی چیز دے گا نہ ان سے رشتہ کرے گا اور نہ ہی ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا یہاں تک کہ یہ لوگ محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دیں اس معاہدہ پر تمام روساء مکہ کے دستخط ہوئے اور اسے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا اور مسلمانوں پر ایسے ظلم کئے کہ ان کا حال پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بھوک کا یہ حال تھا کہ صحابہؓ نے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میرا پاؤں ایک نرم اور تر چیز پر پڑا۔ میں نے شدت بھوک کی وجہ سے اسے نگل لیا اور مجھے آج تک معلوم نہیں کہ میں نے کیا کھایا۔ ایک صحابی کو سوکھے چمڑے کا ٹکڑا ملا اسے پانی سے نرم کر کے کھا لیا۔ بچے بھوک اور پیاس کی وجہ سے روتے اور چلاتے تھے کفار ان کی آوازیں سنکر خوش تھے لیکن کھانے پینے کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں جانے دیتے تھے۔ یہ مظالم تین سال جاری رکھے لیکن آفرین ہے ان مومنین پر کہ اس حال میں بھی ایمان کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔

(سیرۃ نبویہ ابن ہشام معہ تفسیر احادیث الرّوض الانف للسُّہیلی صفحہ ۲۳۲ مکتبہ فاروقیہ ملتان)

پانی دینے سے انکار

حضرت ابو امامہ باہلیؓ اپنی قوم کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور گرمی کی شدت میں ایک لمبا سفر کر کے اپنی قوم کے پاس گئے۔ اور انہیں پیغام حق پہنچایا۔ آپ کو سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی قوم سے پانی مانگا آپ کی قوم نے یہ کہہ کر آپ کو پانی دینے سے انکار کر دیا کہ تو صابی ہو گیا ہے اس لئے تجھے پانی نہیں دیا جائے گا چاہے تو پیاسا مر جائے۔ آپ شدید گرمی میں پیاس کی وجہ سے نڈھال ہو کر لیٹ گئے اور خواب میں ایک شخص پانی لے کر آیا اور آپ نے سیر ہو کر پانی پیا۔

(مستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ ۶۴۲ مکتبہ و مطابع النصر الحدیثیہ الریاض)

اسیران راہ مولیٰ

حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوجہل کے ماں کی طرف سے بھائی تھے۔ اسلام لانے کے بعد سے حبشہ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابوجہل مدینہ آیا اور حضرت عیاش کو کہا کہ تمہاری والدہ تمہاری جدائی سے سخت بیقرار ہے اور اس نے قسم کھائی ہے کہ جب تک وہ تمہیں دوبارہ نہ دیکھ لے سر میں تیل ڈالے گی نہ سائے میں بیٹھے گی اس پر حضرت عیاش مکہ آ گئے لیکن ابوجہل نے

آپ کو قید میں ڈالا اور آپ کو ہر قسم کی تکالیف پہنچانا شروع کر دیں۔

حضرت ولید بن ولیدؓ جنگ بدر کے بعد مسلمان ہوئے تو ان کے بھائیوں نے انہیں قید کر کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

حضرت سلمہؓ بن ہشام ابوجہل کے بھائی تھے۔ اسلام لانے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی لیکن ابوجہل انہیں واپس لے آیا اور قید میں ڈال دیا۔ کھانا پینا بند کر دیا۔ آپ لمبے عرصے تک تکلیفیں برداشت کرتے رہے۔ آنحضرت ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو ان تینوں اسیران کیلئے ہر نماز کے بعد دعا کرتے کہ اے خدا انہیں مشرکین کی قید سے نجات بخش حضرت ولیدؓ کسی طرح قید سے نجات پا کر مدینہ پہنچے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے دو ساتھیوں کا حال سنایا کہ وہ سخت اذیت اور مصیبت میں ہیں ایک کا پاؤں دوسرے کے ساتھ باندھا ہوا ہے حضور ﷺ کے ارشاد پر حضرت ولیدؓ دوبارہ مکہ گئے اور ایک خفیہ طریق پر ان دونوں صحابہؓ کو بھی چھڑا کر مدینہ لے آئے۔ (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۲۹۔۱۳۳ بیروت ۱۹۸۵ء)

حضرت ابوجندلؓ زنجیروں میں

قریش کے ایک لیڈر سہل بن عمرو کے بیٹے ابوجندلؓ نے مکہ میں اسلام قبول کیا آپ کے والد نے قید میں ڈال دیا بیڑیاں پہنا دیں اور کئی برس تک قید میں رکھا۔ اور سخت عذابوں میں مبتلا کیا۔ ۶ ہجری میں جب حدیبیہ کا معاہدہ طے پا رہا تھا تو اس وقت حضرت ابوجندلؓ پاؤں میں بیڑیاں پہنے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے مگر حضور ﷺ نے ایفائے عہد کا نمونہ پیش کرتے ہوئے انہیں واپس لوٹا دیا۔

(اسد الغابہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹ لابن اثیر ترجمہ پروفیسر غلام ربانی عزیز مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

جبری طلاق

حضور ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی دو بیٹیوں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہو چکے تھے لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو ابولہب اور اس کی بیوی نے اپنے بیٹوں کو مجبور کر کے حضور صلعم کی دونوں بیٹیوں کو رخصتانہ سے قبل طلاق دلوادی۔ (اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۲ لابن اثیر ناشر مکتبہ اسلامیہ)

سچائی کی خاطر

حضرت فروہ بن عمروؓ فلسطین کے علاقہ میں قیصر روم کے عامل تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو بغیر کسی پس و پیش کے اسلام لے آئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں چند تحائف بھی بھجوائے۔ جب قیصر روم کو ان کے اسلام لانے کی اطلاع ہوئی تو انہیں دربار میں بلایا۔ اور قید کر دیا۔ اور جب اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو انہیں صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا۔ مگر حضرت فروہؓ نے جادۂ حق سے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد ۴ ص ۱۴۴ از علامہ قسطلانی مطبوعہ مصر۔ طبع اولیٰ ۱۳۲۷ھ)

حضرت خبیبؓ کی جانی قربانی

جنگ بدر کے بعد آنحضرت ﷺ نے دس صحابہ کی جماعت ایک مہم پر روانہ فرمائی۔ راستے میں کفار نے پکڑ لیا اور سات صحابہ کو شہید کر دیا۔ حضرت خبیبؓ کو جب شہید کیا جانے لگا آپ نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں آپ نے جلد از جلد دو رکعت نماز ادا کی اور اپنی جان قربان کرنے سے پہلے دو شعر پڑھے جو ان کے جذبہ ایمان کو ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ کر گئے۔ ان اشعار کا اُردو ترجمہ یہ ہے۔

اے کفار میں مسلمان ہونے کی حالت میں خدا کی خاطر جان دے رہا ہوں اس لئے مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں قتل ہو کر کس پہلو پر گروں گا۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے میں برکت دے دے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

یہ ہے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کا عظیم جذبہ ایمان کہ سر تن سے جدا ہو گئے۔ لیکن اس حال میں جدا ہوئے کہ وہ اللہ کی توحید کا اقرار کر رہے تھے۔ اللہ نے انکی قربانیوں کو ایسی برکتیں بخشیں کہ وہ آسمان کے ستارے بن گئے جن سے آج بھی دنیا نور اور راہنمائی حاصل کرتی ہے اور یہ پاک نمونے قیامت تک زندہ رہیں گے اور آج بھی اگر کسی کو ایمان کے نتیجہ میں ستایا جا رہا ہے تو اس کیلئے یہ نمونے مشعل راہ ہیں اور جو لوگ ان نمونوں پر چلیں گئے وہی اس دنیا میں خدا کے فضلوں کے وارث ہونگے اور آخرت میں بھی جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک نمونوں سے راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین